بچے کو زبردستی درخت بنانے کی کوشش

آپ نشوونما پر جبر نہیں کر سکتے — چاہے وہ بچے کا پہلا قدم ہو یا اس کا ضمیر۔ نشوونما اپنے وقت پر ہی ظاہر ہوتی ہے۔ دباؤ سے فرمانبرداری تو پیدا کی جا سکتی ہے، لیکن کردار صبر سے ہی تشکیل پاتا ہے۔ ہمارا کام اچھائی کو تیز کرنا نہیں، بلکہ وہ سازگار حالات پیدا کرنا ہے جہاں یہ اپنی جڑیں پکڑ سکے۔ جب اقدار کو عملی طور پر اپنایا جائے، تحفظ فراہم ہو، اور وقت پر بھروسہ کیا جائے، تو اچھائی ایک مطالبہ کے بجائے ایک دلی خواہش بن جاتی ہے۔

"میں ہر وقت اس فکر میں رہتی ہوں کہ میں شاید بہت کم کر رہی ہوں،" میں نے پارک کے بنچ کے قریب ایک لڑکھڑاتے ہوئے ننھے بچے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "اگر میں نے کافی زور نہ دیا تو کیا ہوگا؟ اگر میں اپنے بچے کی شخصیت سازی میں پیچھے رہ گئی تو؟"

انہوں نے بولنے سے پہلے کچھ دیر خاموشی سے اس بچے کو دیکھا۔ "کیا تمہیں یاد ہے کہ یہ سفر کیسے شروع ہوا تھا؟" انہوں نے پوچھا۔ "بیٹھنا، گھٹنوں کے بل چلنا، کھڑے ہونا، چلنا — کیا کبھی کوئی جبراً اسے وقت سے پہلے کرانے میں کامیاب ہوا؟"

میں ہلکا سا مسکرائی۔ "ہم نے کتنی ہی کوشش کیوں نہ کی ہو، بچہ ہمیشہ اپنی ہی رفتار سے آگے بڑھا۔"

"بالکل،" انہوں نے کہا۔ "تم سارا دن بچے کے پاس بیٹھ سکتی ہو، اس کا ہاتھ پکڑ سکتی ہو، اس کی حوصلہ افزائی کر سکتی ہو، یہاں تک کہ اس سے التجا بھی کر سکتی ہو — لیکن چلنے کی صلاحیت دباؤ کے ذریعے پیدا نہیں کی جا سکتی تھی۔ قدرت نے اس کی اجازت تبھی دی جب جسم تیار تھا۔"

میں نے سر ہلایا۔ میں نے خود یہ سب دیکھا تھا۔ ایک نئی ماں کے طور پر، میں ایک بار اس لیے پریشان ہو گئی تھی کیونکہ میرا بچہ پہلا قدم اٹھانے میں دیر کر رہا تھا۔ دوسروں کے بچے آگے آگے دوڑتے نظر آتے تھے جبکہ میرا بچہ صرف گھٹنوں کے بل چلتا تھا۔ میں نے گھبراہٹ محسوس کی، جیسے وقت ہاتھ سے نکلا جا رہا ہو۔ اور پھر، ایک خاموش شام بغیر کسی اطلاع کے، وہ پہلے قدم قدرتی طور پر، بغیر کسی کوشش کے اٹھ گئے، یوں لگتا تھا جیسے ابتدا ہی سے انتظار طے تھا۔

"یہی اصول،" انہوں نے اپنی بات جاری رکھی، "اخلاقی نشوونما پر بھی لاگو ہوتا ہے۔"

میں ان کی طرف مڑی۔ "آپ کا مطلب کردار اور اقدار سے ہے؟"

"جی ہاں،" انہوں نے جواب دیا۔ "بچے کے اندر اچھائی اپنانے کی دلی خواہش — سچائی، مہربانی اور ذمہ داری کا انتخاب کرنا — بتدریج ترقی کے ایک عمل کے ذریعے ابھرتی ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے طاقت کے ذریعے لاگو کیا جا سکے۔"

مجھے اپنے اندر تھوڑی بے چینی محسوس ہوئی۔ "لیکن ہم اصلاح کرتے ہیں، نظم و ضبط سکھاتے ہیں، ہدایت دیتے ہیں... کیا ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے؟"

"رہنمائی ضروری ہے،" انہوں نے نرمی سے کہا۔ "لیکن وقت کی جگہ دباؤ کا استعمال وہ مقام ہے جہاں معاملات خطرناک ہو جاتے ہیں۔ جب آپ کسی ایسے عمل کو تیز کرنے کی کوشش کرتے ہیں جسے آہستہ آہستہ پروان چڑھنا ہوتا ہے، تو یہ اکثر الٹا اثر دکھاتا ہے۔"

مجھے ایک لڑکا یاد آیا جسے میں جانتی تھی — اس کی بہت سخت تربیت کی گئی تھی اور کڑی نگرانی رکھی گئی تھی۔ اس کے والدین فوجی نظم و ضبط کے ساتھ اصولوں پر عمل کرواتے تھے۔ وہ بچہ گھر میں تو بہترین سلوک کرتا تھا۔ لیکن باہر، ان کی نظروں سے دور، اس کا رویہ مکمل طور پر بگڑ جاتا تھا۔ اچھائی کبھی اس کی اپنی ذاتی صفت نہیں بن سکی تھی۔

"ایسا ہی ہوتا ہے،" انہوں نے کہا۔ "جب اقدار صرف زبردستی منوائی جائیں اور انہیں دل سے نہ اپنایا جائے، تو جیسے ہی اختیار یا گرفت ختم ہوتی ہے، وہ اقدار بھی دم توڑ دیتی ہیں۔"

"تو پھر ہمارا کردار کیا ہے؟" میں نے آہستگی سے پوچھا۔

"صحیح ماحول بنانا،" انہوں نے جواب دیا۔ "جس طرح آپ ایک بچے کو گرنے کے خوف سے آزاد کر کے تحفظ کا احساس دلاتے ہیں تاکہ وہ چلنے کی کوشش کرے، بالکل اسی طرح آپ اسے خود پر بھروسے کا احساس دلاتے ہیں تاکہ وہ نیکی کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرے۔ آپ اسے کر کے دکھاتے ہیں۔ آپ اس بارے میں بات کرتے ہیں۔ آپ اس طرح جینے کا تجربہ کرتے ہیں۔ لیکن آپ اسے وہ وقت دیتے ہیں جو اسے جڑیں پکڑنے کے لیے درکار ہوتا ہے۔"

میں نے اس چھوٹے بچے کو دیکھا جو لڑکھڑا کر گھاس پر نرمی سے گرا۔ بچہ ایک لمحے کے لیے چونک کر اوپر دیکھنے لگا، پھر دوبارہ کوشش کی۔ کسی نے اسے ڈانٹا نہیں۔ کسی نے جلدی نہیں کی۔ وہ بچہ ناکام ہونے سے خوفزدہ نہیں تھا۔

"اسی طرح،" انہوں نے آہستہ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا، "اخلاقی جرات بھی پیدا ہوتی ہے—جب ناکامی کی سزا تذلیل کی صورت میں نہیں دی جاتی، بلکہ اسے سیکھنے کا ایک حصہ سمجھا جاتا ہے۔"

مجھ پر آہستہ آہستہ حقیقت واضح ہونے لگی۔

"آپ جانتے ہیں،" میں نے ایک وقفے کے بعد کہا، "میں نے اکثر خوف میں رد عمل دیا ہے—اس خوف میں کہ اگر میں نے شروع میں اچھائی پر مجبور نہ کیا، تو شاید یہ کبھی نہ آئے۔"

انہوں نے سر ہلایا۔ "یہ خوف عام ہے۔ لیکن نشوونما میں زبردستی تیزی لانا طاقت پیدا نہیں کرتا—بلکہ یہ دراڑیں پیدا کرتا ہے۔"

مجھے ایک اور والد یاد آئے جنہوں نے فخر سے دعویٰ کیا تھا کہ ان کے بچے نے بہت چھوٹی عمر میں اخلاقی اصول حفظ کر لیے تھے۔ برسوں بعد، وہی بچہ بددیانتی اور بغاوت کا شدید شکار ہوا۔ اصول ذہن میں تو داخل ہو گئے تھے—لیکن دل تک نہیں پہنچے تھے۔

"اقدار کو ایک خواہش بننا چاہیے،" انہوں نے خاموشی سے کہا۔ "صرف ایک ضرورت نہیں۔"

"اور خواہش،" میں نے آہستہ سے اضافہ کیا، "دباؤ کے تحت تیار نہیں کی جا سکتی۔"

"بالکل،" انہوں نے جواب دیا۔ "جس طرح زبان تب ظاہر ہوتی ہے جب ذہن تیار ہو، اور چلنا تب جب جسم تیار ہو، ضمیر تب بیدار ہوتا ہے جب جذباتی اور اخلاقی دنیا تیار ہو۔ آپ تیاری میں مدد تو دے سکتے ہیں لیکن بیداری کا حکم نہیں دے سکتے۔"

ہم ایک لمحے کے لیے خاموشی سے بیٹھے رہے۔

"تو، اگر میں اس عمل میں جلدی کروں،" میں نے کہا، "کنٹرول، خوف یا مسلسل دباؤ کے ساتھ اسے تیز کرنے کی کوشش کروں..."

"تو آپ فطری نشوونما کو مزاحمت میں بدلنے کا خطرہ مول لیتے ہیں،" انہوں نے میری بات مکمل کی۔

ننھا بچہ آخر کار اعتماد کے ساتھ چند قدم اٹھانے میں کامیاب ہو گیا اور کھلکھلا کر ہنس پڑا، وہ اس سبق سے بے خبر تھا جو ہمارے گرد خاموشی سے ظاہر ہو رہا تھا۔

میں نے ایک لمبا سانس لیا۔

"تو شاید حقیقی پرورش،" میں نے کہا، "نشوونما کو آگے دھکیلنے کا نام نہیں بلکہ اسے ہماری بے صبری کے نقصان سے بچانے کا نام ہے۔"

وہ مسکرائے۔ "اب تم اسے سمجھ رہی ہو۔"

جب ہم جانے کے لیے کھڑے ہوئے، تو میں نے مہینوں بعد خود کو ہلکا محسوس کیا۔ جلدی کرنے، زبردستی کرنے اور کنٹرول کرنے کی عجلت کچھ نرم پڑی اور ایک زیادہ مستحکم جذبے میں بدل گئی تھی: یعنی بھروسہ۔

وقت پر بھروسہ۔ عمل پر بھروسہ۔ دھیرے دھیرے نشوونما پر بھروسہ۔

کیونکہ ایک بیج کو درخت بننے کے لیے اس پر چلانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اسے صرف مٹی، پانی، روشنی—اور صبر درکار ہوتا ہے۔